یہی وہ حقائق تھے، جن کو سامنے رکھ کر جنوری ۱۹۵۱ء میں ملک کے مغربی اور مشرقی حصّے کے ۳۱ ممتاز اور نامور علمانے اپنے گروہی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلامی دستور کے لیے ۲۲ متفقہ اصول طے کیے تھے۔ ایسے مکمل اجماع کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آج اس درجے کے اتنے اہلِ علم حضرات کو تلاش کرنا مشکل ہے۔ کیا ان سب کا اجماعی فیصلہ باطل تھا؟ کیا اُن کے سامنے کتاب وسنّت کے وہ نصوص نظائر نہ تھے جو محدّث میں پیش کیے گئے ہیں؟ کیا اُن کے فیصلے کو اتنی زبردست قبولیّت عام حاصل نہیں ہوئی تھی کہ ملک کے تمام علمانے بے چون وچرا اُن کی تائید کی تھی بلکہ خوشی منائی گئی تھی اور پھر ۱۹۵۶ء کے دستور کی اسلامی دفعات اُن کے نقطۂ نظر کے مطابق بنی تھیں۔

بہرحال اگر حافظ مدنی صاحب اس مسئلے پر ازسرِنو غور کریں تو بہتر۔ ورنہ وہ اپنی رائے پر، اور دوسرے اپنی آرا پر!

ہمارے نکاح
از۔ ڈاکٹر زاہد حسین ہومیوپیتھ
پتہ: بالائی منزل، عنایت واچ کمپنی ریلوے روڈ، سیالکوٹ شہر

یہ پمفلٹ اصلاحِ معاشرہ کے جذبے سے لکھا گیا ہے اور غالباً مفت تقسیم کے لیے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نکاح سے متعلقہ اُمور میں پھیلی ہوئی خرابیوں کے خلاف پُرزور تلقینِ اصلاح کی ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ذہن میں خرابیِ احوال کے متعلق بہت سے جذبات کا ایسا شدید دباؤ ہے کہ انہیں اپنے خیالات کو منظم ومرتب کر کے "جوتے بار یک" کی شکل میں لاتے ہوئے خاصی مشکل پیش آئی ہے۔ کچھ مقامات پر جزوی اختلاف بھی ہوا، مگر بہ حیثیت مجموعی مقصد خیر وخوبی ہے۔ بہتر ہوتا کہ ڈاکٹر صاحب کتاب وسنّت کی تلقینات کی روشنی میں گفتگو فرماتے۔